ادبیات

غزل

جناب الم مظفرنگری

حرم کی رونقیں یا جلوۂ دیرِ مغاں دیکھیں
تمہارے دیکھنے والے کہو تم کو کہاں دیکھیں

ہماری طرزِ ماتم، نوحہ خوانِ گلستاں دیکھیں
کہ ہم کرتے ہیں کیسے طوفِ خاکِ آشیاں دیکھیں

نہ دے تو دعوتِ سیرِ چمن اے باغباں ہم کو
کن آنکھوں سے تباہیٔ نظامِ گلستاں دیکھیں

زیارت اپنے گھر کی بھی نہیں ممکن بہاروں میں
بھلا کیوں کر ہجومِ رنگ و بو میں آشیاں دیکھیں

ہجومِ غم سے چھٹکارا ملے کب دیکھیے ہم کو
کرم کرتی ہے کس دن ہم پہ مرگِ ناگہاں دیکھیں

محبت میں کوئی ہمراز ہو اچھا تو ہے لیکن
مناسب ہے ابھی کچھ دن مزاجِ رازداں دیکھیں

مری نظریں تو ہر شے پر چمن کی ہیں بہاروں میں
محبت آشیاں سے جن کو ہو وہ آشیاں دیکھیں

نیا عالم کوئی شاید زمیں پر وجہِ تسکیں ہو
ٹھہر کر اور کچھ دن انقلابِ آسماں دیکھیں

نیازِ عشق کو سمجھیں گے یہ دیر و حرم والے
جو اُن کے آستاں پر میرے سجدوں کے نشاں دیکھیں

خدا شاہد ہر اک جلوہ یہاں کا برق افگن ہے
مرے گلشن کی جانب یوں نہ پیہم بجلیاں دیکھیں

مرے ہر ذکر سے پیدا کسی کا ذکر بھی ہوگا
کتابِ زندگی میں آپ میری داستاں دیکھیں

چمن اور میکدے کو مختلف سمجھے ہیں جو ساقی
وہ جامِ لالہ و گل میں شرابِ ارغواں دیکھیں

الم اک راز ہے یہ اُن کا ذوقِ خودنمائی بھی
وہیں بے پردہ آتے ہیں نظر وہ ہم جہاں دیکھیں